حکیم محمد موسیٰ امرتسری
ڈاکٹر محمد مسعود احمد
پروفیسر شاہ فرید الحق
سید ریاست علی شاہ
علامہ شمس الحسن شمس
محمد فاروق القادری
مولانا محمد صادق
سید وجاہت رسول
علامہ سید شجاعت علی
عبدالحکیم شاہجہانپوری
سید نور محمد قادری
پروفیسر عبید اللہ قادری
پروفیسر محمد ابرار احمد
علامہ محمد احمد مصباحی

تعارفِ کتاب

نام کتاب ------ مجالسِ علماء

تحریر ------ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

موضوعِ کتاب ------ علمائے کرام کی یادیں

ماخذ ------ اوراقِ جہانِ رضا

تعارفِ کتاب ------ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مقدمۂ کتاب ------ جرسِ کارواں-سردار محمد اکرم بٹر، ایڈووکیٹ

تمہیدی باتیں ------ محمد عالم مختارِ حق

تحریک ------ سردار محمد اکرم بٹر، ایڈووکیٹ

مرتب ونگرانِ طباعت ------ محمد عالم مختارِ حق

سالِ تالیف وترتیب ------ ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

ناشر ------ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

طابع ------ کاروان پریس، لاہور

قیمت ------ ۳۰۰ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور ○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ○ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ○ مکتبہ قادری رضوی، گنج بخش روڈ، لاہور ○ تمام دینی مکتبے جو ملک کے کسی حصے میں کام کر رہے ہیں۔

ترتیبِ مضامینِ کتاب

کے اختتام پر حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: ''کسی کو سامنے بٹھا کر اتنا
نہیں کرنا چاہیے۔ اس سے تکبر کی خو پرورش پاتی ہے۔ پھر تم تو ابھی بچے ہو، اتنی
باتیں نہیں کرنا چاہیے''۔ اس کے باوجود انہوں نے مجھے شفقت سے دعائیں دیں
میرے سر پر رکھا۔

حضرت محدث رحمۃ اللہ علیہ عوام میں تقریر کرتے، علمائے کرام کی محفل میں جلوہ
کرتے، خصوصی مجالس میں مشکل مسائل کی عقدہ کشائی فرماتے، رات آتی تو معمو
کے وظائف ادا کرتے اور رات کا خاصا حصہ اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو کر گزارد
میں نے دولت مندوں اور وقت کے رؤسا کو ان کے دروازے کے سامنے
باندھے کھڑے پایا مگر آپ کو کسی وزیر، امیر کی ''زیارت'' کے لیے کہیں جاتے
دیکھا۔ نواب آف بہاولپور آپ کے عقیدت مند تھے مگر ساری زندگی آپ کو کبھی
صاحب کے محل میں قدم رکھتے نہیں دیکھا۔ آج میں اپنے وقت کے علماء کو چھو
چھوٹے دنیاداروں اور بدقماش وزیروں کی کوٹھیوں میں خوش خوش آتا جاتا دیکھتا
تو حضرت محدث یاد آتے ہیں۔

حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم و عرفان سے برصغیر کے ہر خطے
مسلمانوں کو حصہ دیا۔ دلوں کو عشق مصطفیٰ کی شمع کی روشنیاں دیں۔ تحریک پاکستان
صف اول میں کھڑے ہو کر پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔ صرف سیاسی نہیں،
اہمیت کے پیش نظر آپ نے نظریہ پاکستان کے وجود کو ضروری قرار دیا اور اس کی
سارے ملک میں کی۔ علمائے اہل سنت اور مشائخ کو حصول پاکستان کے لیے ۱۹۴۶
میں ''سنی بنارس کانفرنس'' میں اکٹھا کیا اور ایک تاریخی قرارداد پاس کر کے قائداعظم
یقین دلایا کہ ان کی پاکستان کے لیے خدمات قابل قدر ہیں اور اعلان کیا کہ
خدانخواستہ قائداعظم کسی مقام پر سیاسی دباؤ میں آ کر قیام پاکستان کے مطالبہ
دستبردار بھی ہو جائیں تو برصغیر کے اہل سنت پاکستان کے قیام سے کبھی کنارہ کشی

۔ حضرت محدث کچھوچھوی کی سیاسی بصیرت اور خدمات کو قائداعظم بے حد
سے دیکھتے تھے اور یہی وہ خدمات ہیں، جو سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔

مولانا احمد دین درگاہی رحمۃ اللہ علیہ:

پاکستان بننے سے آٹھ سال پہلے مجھے ریاست بہاولپور کے ایک شہر ہارون آباد
کا موقع ملا۔ وہاں مجھے مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا احمد دین درگاہی
کا اتفاق ہوا۔ مولانا درگاہی، ضلع گجرات کے ایک گاؤں بیگہ مروج پور کے
والے تھے۔ بڑے باوقار اور بہادر عالم دین تھے۔ وہ اتنی بڑی مسجد میں اپنی
کی وجہ سے ساری ریاست بہاولپور میں مشہور ہوئے۔ آپ شیخ الجامعہ، علامہ غلام
رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے سید ابوالبرکات
حدیث پڑھی تھی۔ وہ مجھے بتایا کرتے تھے کہ انہوں نے سید دیدار علی شاہ الوری
سے بھی درسی کتابیں پڑھی تھیں۔ ابوالنور مولانا محمد بشیر کوٹلی لوہاراں، مولانا نور اللہ
نعیمی اور مولانا غلام دین آف انجمن شیڈ لاہور آپ کے ہم درس تھے۔ وہ جب
ہارون آباد سے حج بیت اللہ شریف کو گئے تو آدھا شہر آپ کو الوداع کہنے کے لیے امڈ آیا۔
آپ نے ۱۹۴۴ء میں ایک زبردست جلسے کا اہتمام کیا اور اتنی محنت کی کہ ہارون
آباد کے علاوہ بہاولنگر، چشتیاں، فقیروالی، فورٹ عباس کے سارے دیہات کے لوگ
جلسے میں قطار در قطار پہنچے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سیکڑوں سانڈنی سوار ریگستانوں کو
طے کرتے ہوئے جلسہ گاہ میں شریک ہوئے تھے۔ اس جلسہ میں، میں مولانا غلام علی اوکاڑوی
(ان دنوں وہ غالباً جالندھر سے آئے تھے) مولانا غلام قادر اشرفی لالہ موسیٰ، مولانا غلام
دین لاہور، مولانا محمد بخش مسلم بی۔ اے نے بھی خطاب کیا جب کہ صدارتی خطبہ
حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا۔ ریاست بہاولپور کے اس ریگستانی علاقہ
میں اتنے بڑے بڑے علماء کرام کا جمع ہونا ایسا ہی تھا، جیسے لق و دق صحرا میں ابر بہاری
ٹوٹ کر برسے۔ مولانا درگاہی اس جلسہ کے منتظم اعلیٰ بھی تھے اور سٹیج کے سیکرٹری بھی۔